ایک ہندو شخص کا سوال: کیا ہندو مت بہتر ہے یا اسلام، اور کیوں؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: شفیق الرّحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ: عطاء الرّحمن ضیاء اللہ

هندوسي يتساءل: أيّهما أفضل الهندوسية أم الإسلام، ولماذا ؟

موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة:شفيق الرحمن ضياء الله المدني

مراجعة:عطاء الرّحمن ضياء الله

ایک ہندو شخص کا سوال: کیا ہندو مت بہتر ہے یا اسلام، اور کیوں؟

سوال: میں ایک ہندو شخص ہوں اور میرا تعلق ماریشس سے ہے جو بحر ہند کے ملکوں میں سے ایک ملک ہے، براہ کرم مجھے یہ بتلائیں کہ کون سا

دین سب سے بہتر ہے، کیا ہندو دھرم بہتر ہے یا اسلام، اور کیوں؟

جواب:

الحمدللہ

سب سے بہتر دین وہ دین ہے جو اس بات کی دلیل رکھتا ہے کہ وہ وہی دین ہے جسے خالق عزوجل پسند فرماتا ہے، اور جسے اس نے

انسانیت کے لئے روشنی کے طور پر نازل فرمایا ہے تاکہ دنیوی زندگی میں انہیں سعادت دے،اور اخروی زندگی میں انہیں (جہنم) سے نجات دلائے۔

ثبوت ودلیل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روشن وظاہر ہو، جس کے بارے میں لوگوں کو کوئی شک نہ ہو،اور نہ ہی اس جیسالانے کی وہ طاقت رکھتے ہوں،کیونکہ اللہ عزوجل ان دجال اورباطل لوگوں سے خوب واقف ہے جو

جھوٹے طور پر کمزور اور گھٹیا دلیلیں پیش کرتے ہیں۔اسی لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبیوں ورسولوں کی بھرپور معجزات اور ظاہری نشانیوں کے ذریعہ تائید کی،جولوگوں کو اس بات کا یقین دلاتی ہیں کہ یہ رسول سچ ہے اور اس کے رب کی طرف سے اسے وحی کی جاتی ہے،تاکہ لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی اتباع کریں۔

اس طرح اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم روشن معجزات کولائے،جو بہت زیادہ ہیں ،اور جن کے بارے میں ضخیم کتابیں تالیف کی گئیں،لیکن ان میں سب سے عظیم معجزہ قرآن عظیم ہے جس نے اہل عرب کو چیلنج کیا کہ ایسا کلام لائیں جو کمالات کے تمام پہلوؤں میں اس کے مانند ہو،اس لئے کہ اس میں ایسا بلاغی اعجاز ہے جس کے مثل فصحائے قریش کی زبانیں بولنے سے عاجزرہیں جو کہ مورخین کی

شہادت کے مطابق فصاحت کی چوٹی پر پہنچے
ہوئے تھے، اسی طرح اس میں سائنسی اعجاز
ہے اس طور پر کہ قرآن کریم - اسی طرح
سنت نبوی - ایسے علمی حقائق پر مشتمل ہے
جس کی طرح اس زمانہ میں کسی بشر کے لئے
لانا ممکن نہیں تھا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی
کی جاتی ہو، اسی طرح اس میں غیبی اعجاز ہے
اس طور پر کہ اس نے اولین وآخرین کی تاریخ
کے بارے میں گفتگو فرمایا ہے، جبکہ محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کو تاریخ کے بارے میں پہلے سے
کچھ بھی جانکاری نہیں تھی، اور نہ ہی اس ملک
عرب میں اہل کتاب کے چند باقی شدہ لوگوں
کے علاوہ سرے سے کوئی اس کا جاننے
والا تھا۔اوراس میں تشریعی اعجاز بھی ہے
جو ایک مربوط نظام کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے
جس کی ابتدا اخلاق، ذاتی آداب، خاندانی
احکام اور ذاتی احوال سے ہوتی ہے، اور جو بین
الاقوامی روابط اور سماجی احکامات کو منظم کرتی

ہے، اور بنی آدم کے درمیان آزادی وانصاف کے مبادی کی تاسیس کرتی ہے، اور دنیا ، آخرت، غیب اور سعادت وبدبختی کے مفاہیم کو ثابت کرتی ہے، اور یہ سب ایک ایسے امّی شخص سے صادر ہوتی ہیں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا، لیکن اس کے دوستوں سے پہلے اس کے اعداء اس کی سچائی ودیانتداری کی گواہی دیتے ہیں۔ اور وہ اس قرآن کو لاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسے زبردست اسلامی

تہذیب کی بنا ڈالے جو چودہ صدی سے زیادہ مدت تک دراز رہتی ہے۔

ہماری نظر میں سب سے بہترین دین وہ دین ہے جو آپ کو صرف ایک طاقت سے مربوط کرتا ہے،یہ وہی طاقت ہے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے اور آپ پر انعام کیا ہے، اور جو آسمان وزمین کی چابیوں کی مالک ہے، یہ وہی طاقت ہے جس پر اگر آپ ایمان لائے اور نیک عمل کیئے تو آپ پر رحم کرے گی اور آپ

کی اخروی زندگی میں آپ کے ساتھ ہوگی، اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے، جو ایک، تنہا اور بے نیاز ہے۔ اوراس کے علاوہ کسی چیز سے آپ کو مربوط نہیں کرتا ہے، کیونکہ اس کے علاوہ ساری چیز مخلوق، کمزور اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔

اس طرح سے انسان عبودیت وغلامی کی ساری قیودوبیڑیوں سے آزاد ہوکر صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہوجاتا ہے، اورزمین کے ان تمام

روابط سے نجات پاجاتاہے جو انسانیت کے لئے ذلت ورسوائی، ظلم واستبداد اورتسلّط کا سبب بنتی ہیں، اوریہ سب اس باطل دین کے نام پرہوتا ہے جوطبقاتی نظام کوروارکھتاہے۔"

(دیکھیں:ہندوستانی سماج میں طبقاتی نظام کا مبحث بحوالہ کتاب ڈاکٹرضیاء الرحمن اعظمی"دراسات فی الیہودیہ والمسیحیہ وادیان الہند" ص:٥٦٥)۔

اورجو غیر اللہ کی عبودیت وغلامی کو ثابت کرتا ہے، بلکہ جانوروں جیسے گائیں وغیرہ کے لئے بھی عبودیت کو ثابت کرتا ہے۔اوراس طرح سے وہ انسان جسے اللہ عزّوجل نے عقل اورروح کے ذریعہ -جو کہ اللہ عزّوجل کی روح سے ہے- عزت وتکریم بخشی تھی ان چوپایوں کا غلام ہوکر رہ جاتا ہے جن کی وہ تقدیس واحترام اور تعظیم کرتا ہے، جبکہ یہ چوپائے کسی نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں، بلکہ وہ خود اپنی

نفس کے بھی مالک نہیں چہ جائے کہ غیر کے ہوں۔

اور بہترین دین وہ دین ہے جو ایسے بھرپور نظام کا مالک ہے جو انسان کو دنیا وآخرت میں سعادت کی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، کیونکہ ادیان کا مقصد سعادت کی حصول یابی ہے، اور یہ حصول یابی اللہ سبحانہ وتعالٰی کی ہدایت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اس بھرپور سعادت کے حصول کے لئے اسلام کے اندر نفسیاتی، خاندانی، سماجی، سیاسی، اوراقتصادی پہلوؤں میں ہر طرح کی ہدایت موجود ہے۔ اور جب مسلمانوں نے سابقہ زمانے میں اس ہدایت کو اپنایا تو زمین کو عدل وانصاف اور ہر طرح کی بھلائی سے معمور کردیا، اور جب وہ اس سے تہی دامن وکنارہ کش ہوئے تو ان سے اللہ کی طرف سے عطا کردہ تمام منفعتیں دور ہوگئیں۔

سب سے بہتر وہ دین ہے جو ترتیب زمانی کے لحاظ سے سب سے آخر میں آیا،جوسابقہ تمام سچے ادیان کی تصدیق کرنے والا ہے، اور بعض سابقہ شریعتوں کو منسوخ کرنے والا ہے جو اس وقت کے زمان ومکان کے اعتبار سے مناسب تھیں، اوران ادیان میں وارد بشارتوں کی تائید کرنے والا ہے جو آخری زمانہ میں بھیجے جانے والے نبی کے بارے میں خبر دیتی ہیں اور اس کے بعض علامات وصفات کا تذکرہ

کرتی ہیں، چنانچہ قرآن کریم نے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے کہ تمام سابقہ رسولوں اور نبیوں کو معلوم تھا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی بھیجا جائے گا جس کا نام محمد ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ رسالتوں کا سلسلہ ختم کردے گا، چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴾ [آل عمران: 81]

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب

گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں"۔

اسی لئے ہم سابقہ مذاہب کے غیر تحریف شدہ بقایات میں اس نبی کریم کے سلسلے میں واضح بشارتیں پاتے ہیں، چنانچہ تورات وانجیل ان بشارتوں سے بھری پڑی ہوئی ہیں، لیکن ہم کو انہیں یہاں ذکرکرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہم یہاں پر اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہندومت کے

مقدّس کتابوں میں وارد کھلی بشارتوں کو ذکر کرنا چاہتے ہیں، یہ بشارتیں ضروری طور پر ان ساری کتابوں کی سلامتی وسچائی پر دلالت نہیں کرتیں، بلکہ ان میں ثابت بعض سچائی پر دلالت کرتی ہیں جو زمانہ قدیم میں مبعوث کئے گئے نبیوں اور رسولوں سے ماخوذ ہے۔

اوران تمام نصوص کو ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی حفظہ اللہ نے اپنی شاندار کتاب "دراسات فی الیہودیۃ والمسیحیۃ وادیان الہند"

ص:۷۰۳۔۷۶۴) میں ذکر فرمایا ہے،

اورخاص بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب خود

ہندوستان سے تعلّق رکھتے ہیں،اوران کتابوں

کے مطالعہ میں کافی مہارت رکھتے ہیں جو ہماری

جانکاری کے مطابق ابھی تک عربی زبان میں

منتقل نہیں ہوئی ہیں:

۱۔اس وقت (شمبھل) [امن والے شہر] میں

(وشنویاس) [عبداللہ] نرم دل انسان کے گھر

میں (کلکی) [گناہوں اور برائیوں سے پاک] پیدا ہو گا”۔(بھگوت پران ۲/۱۸)۔

اور معلوم رہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام (عبد اللہ) تھا، اور قرآن کریم میں مکہ کو (امن والا شہر) کہا گیا ہے۔

۲۔ (کلکی)[1] [تعریف کیا گیا یعنی محمد] (وشنویاس) [عبد اللہ] کے گھر میں اس کی

---

(1) ہندو مذہبی کتاب پرانا میں ذکر کیا گیا ہے کہ کلکی اوتار آئے گا۔ کلکی سنسکرت لفظ ہے جس کا مطلب تعریف کیا گیا ہے اگر عربی میں اس لفظ کا ترجمہ کریں تو محمد اس کا ترجمہ ہو گا۔ پھر کہا گیا ہے کہ وہ سومتی کے پیٹ سے پیدا ہو گا لفظ سومتی سنسکرت لفظ ہے جس کے اردو معنی امن والی کے ہے اور اگر ہم اس کا عربی میں ترجمہ کریں تو عربی میں سومتی کا ترجمہ آمنہ ہو گا جو کہ رسول ﷺ کی والدہ کا نام تھا۔
اور شری دس اوتار کے شلوک نمبر 10 میں کہا گیا ہے کہ کلکی ویشنو یاس نامی شخص کے گھر میں پیدا ہو گا اور وہ ویشنو یاس کا بیٹا ہو گا، ویشنو کا مطلب سنسکرت میں خدا اور یاس کا مطلب بندہ یعنی خدا کا بندہ۔ اگر یہی لفظ ہم عربی زبان میں کہیں تو عبد اللہ بنے گا جو کہ رسول ﷺ کے والد کا نام ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ وہ شمبالا (شمبھل) کے گاوں / علاقے میں پیدا

بیوی (سومتی) [امن وسلامتی والی، آمنہ] سے پیدا ہوگا"۔ (کلکی پران ۲/ ۱۱)۔

اور معلوم رہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کا نام آمنہ بنت وہب ہے۔

ہو گا۔ شمبالا سنسکرت لفظ ہے جس کا مطلب امن والا جگہ ہے۔ عربی میں ترجمہ کریں تو اس کا ترجمہ دارالامان ہو گا جو کہ مکہ کا دوسرا اور معروف نام ہے۔ (بحوالہ آزاد دائرۃ المعارف ،ویکیپیڈیا، مزید معلومات کیلئے ڈاکٹر ذاکر نایک صاحب کی کتاب: اسلام اور ہندو مت ایک تقابلی مطالعہ ص:۲۸) کا ملاحظہ فرمائیں۔ (ش۔ر)

۳۔وہ چاند کے مہینے کی بارہ تاریخ کو پیدا ہوگا جس ماہ کا نام (مادوہ) ہے یعنی [وہ ماہ جو دلوں کے نزدیک کافی محبوب ہے، اور وہ ماہ ربیع ہے]۔(کلکی پران ۲/15)۔

اور سیرت نبویہ کی کتابیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کے ذکر سے بھری پڑیں ہیں، اور یہ کہ آپ (علماء کے مختلف فیہ قول کے مطابق) ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

۴۔(کالکی) آٹھ صفات سے متصف ہو گا:

۱۔پرگیا(PRAGYA)"مستقبل کی خبر دے گا"۔

۲۔کلینتا(CULINATA)"قوم میں سب سے بہتر ہو گا"۔

۳۔اندری دمن (INDRIDAMAN)
"اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو گا"۔

۴۔شروت(SHRUT)"اس کی طرف وحی

کی جائے گی“۔

۵۔پراکرم(PRAKRAM)”مضبوط جسم

والا ہو گا۔

۶:ابھوبھاشتیا(ABHUBHASHITA)”

کم گو ہو گا“

۷۔دان(DAN)”کریم و سخی ہو گا“۔

۸:کریتگیتا(KRITAGYATA) ”احسان

مند ہو گا“۔

یہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند معمولی صفات ہیں جن کا اعتراف آپ کے جاننے والے تمام اہل عرب کرتے تھے، چاہے وہ اسلام میں داخل ہوئے ہوں یا کفر پر باقی رہے ہوں۔

۵۔ ”وہ گھوڑا کی سواری کرے گا، اور اس سے نور نکلے گا، اور اس کے رعب وجمال میں اس کا کوئی مشابہ نہ ہوگا، وہ ختنہ کیا ہوا پیدا ہوگا، اور

لاکھوں ظالموں اور کافروں کو پھانسی دے گا"(بھگوت پران ۱۲۔۲۔۲۰)۔

اورختنہ ہندوؤں کے یہاں نہیں کیا جاتا ہے،بلکہ یہ امّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مردوں پر اسلامی فرض ہے۔

۶۔"وہ اپنے چارساتھیوں کی مدد سے شیطان کو ہلاک کرے گا،اورجنگوں میں اس کی مدد کے

لئے زمین پر فرشتے نازل ہوں گے۔“ (کلکی پران ۲/۵-۷)۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ وہ خلفائے راشدین ہیں جنھوں نے آپ کے بعد حکومت کیا،اور جن کے بارے میں علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امّت کے سب سے بہتر لوگ ہیں۔

۷۔"اپنی ولادت کے بعد وہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو کر (پرشورام) بڑے استاد سے تعلیم حاصل کرے گا ، پھر شمال کی طرف جائے گا،اور پھر وہ اپنی جائے پیدائش کی طرف لوٹے گا"۔(کلکی پران)۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں عبادت کے لئے تنہائی اختیار کرتے تھے یہاں تک کہ جبرئیل امین آپ پر وحی لے کر نازل ہوئے، پھر شمال کی طرف مدینہ منورہ ہجرت

کئے،پھرمکہ کی طرف فاتحانہ شان سے لوٹے“۔

۸۔”لوگ آپ کے جسم سے نکلنے والی خوشبو سے مسحور ہو جائیں گے، آپ کے جسم طاہر کی خوشبو ہوا سے ملے گی اور نفوس وارواح کو لطف اندوز کردے گی۔“(بھگوت پران ۲/۲/۲۱)۔

۹۔" سب سے پہلے جس نے ذبیحہ اور قربانی دی وہ احمد ہے پس وہ سورج کی طرح ہوگیا"(سام وید:۳/۶/۸ ً)

۱۰۔"عنقریب روحانی استاد اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے گا، اور لوگوں کے مابین (محامد) سے مشہور ہوگا،اور سرداراس کا یہ کہتے ہوئے استقبال کرے گا:

”اے صحرا نشین،شیطان کوشکست دینے والے، معجزات والے،ہر برائی سے پاک،حق پر گامزن،اللہ کی معرفت میں ماہر،اوراس سے محبت کرنے والے، تجھ پر سلام ہو، میں تیرا غلام ہوں، تیرے قدموں تلے جیتا ہوں“۔(بھوشیا پران ۳/۳/۵۔۸)۔

۱۱۔”ان ادوار میں جب انسانوں کے لئے اجتماعی بھلائی کے ظہور کا وقت آئے گا تووہ حق

آگے بڑھ جائے گا،اور (محمد) کے ظہور کے ساتھ ساری تاریکیاں کافور ہوجائیں گی،اور حکمت ودانائی وفہم کا ظہور ہوگا"۔(بھگوت پران ۲/۷۶)۔

یہ نصوص اس کے (محمد) اور (احمد) نام سے ذکر کئے جانے کے بارے میں بالکل واضح ہیں،اور یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف:6]

”اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جنکا نام احمد ہے۔“

۱۲۔”اگنی دیوی روشن شریعت والی، ہم نے تجھے نذرانے پیش کرنے کیلئے زمین کی پر بنایا ہے“۔(رگ وید:۳/۲۹/۴)۔

۱۳۔”اور(اتھروویدا)و(رگ وید) کے متعدّد صفحات میں الگ الگ طور پر (نراشنس)یعنی ”تعریف کیا ہوا انسان“ کے بارے میں بشارتیں آئی ہوئی ہیں۔

اوراس کے وصف میں آیاہے کہ:

”وہ زمین پر سب سے خوبصورت ہو گا،اوراس کانور گھر گھر داخل ہو گا،لوگوں کو گناہوں اوربرائیوں سے پاک کرے گا،

اونٹ کی سواری کرے گا، اس کی بارہ بیویاں
ہوں گی۔۔۔اے لوگو سنو! بے شک
(نراشنس) کا ذکر بلند ہوگا۔۔۔بے شک
(نراشنس) کی تعریف کی جائے گی،اور وہ
ساٹھ ہزارنوے لوگوں کے درمیان سے
ہجرت کرے گا۔۔۔اور (مماح)]

Mamah rishi] کو میں نے ایک سو خالص

سونے کے سکّے، دس مالے، اور تین

سو گھوڑے دیے ہیں"۔

اور سیرت نبویہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیویوں کی تعداد بھی ذکر کردہ تعداد کے

مطابق ہے۔

۱۴۔"ایک پاکباز سیرت شخص سندھ کے بادشاہ (راجابھوج[2]) کے پاس رات کی تاریکی میں آیا اور کہا: اے بادشاہ! بے شک آپ کا دین (آریا دھرم) ہندوستان کے تمام ادیان پر بھاری ہوگا، لیکن سب سے بڑے معبود کے حکم سے میں ایک ایسے شخص کا دین ظاہر کرنے والا ہوں جو صرف پاکیزہ چیزوں

([2])راجہ بھوج ہندوستان کے بادشاہوں کا لقب تھا جیسے مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون تھا(ش۔ر)

میں سے ہی کھاتا ہے، وہ مختون ہے، اس کے
سر پر کوئی لٹکی یا باندھی ہوئی چوٹی نہ ہوگی، اس
کی لمبی داڑھی ہوگی، وہ عظیم انقلاب برپا
کرے گا، اور لوگوں میں اذان دے گا،
اور سور کے علاوہ تمام پاکیزہ چیزوں میں سے
کھائے گا، اور اس کا دین تمام ادیان کو منسوخ
کردے گا، اور ہم نے اس کا نام (مسلی) رکھا
ہے، اور بڑے معبود نے اس کی طرف اس

دین کو وحی کیا ہے"۔(بھاوشیا پرانا:۳/۳/۲۳۔۲۷)۔

اور ہم کہتے ہیں کہ نماز کے لئے اذان دینا اور سور کے گوشت سے اجتناب کرنا شریعت اسلامیہ کی عظیم خصائص میں سے ہے، اوراس کے پیروکاروں کو (مسلمان) کہا جاتا ہے، نہ کہ (مسلی)، لیکن یہ ایک ہی اصل والے متقارب الفاظ ہیں۔

ہم آپ سے یہ بھی کہیں گے کہ ہندو مذہب

کے نظریہ سازوں کے کلام کا اقتضا آپ کو

اسلامی عقیدے اور اس مذہب کے اپنانے کی

اجازت دیتا ہے جیسے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لے کر آئے، اس لئے کہ -ان کی نظر میں-

ہندومت کا یہ امتیاز ہے کہ تعصّب سے بالا

تر ہو کر حق کی تلاش کی جائے، اور اس

سے آپ کے ہندومت پر کوئی فرق نہیں پڑتا،

چاہے آپ اللہ پر ایمان لائیں یا نہ لائیں، اہم

بات یہ کہ آپ حق کی تلاش میں سرگرداں رہیں۔

چنانچہ ہندوستانی لیڈر مہاتما گاندھی کا کہنا ہے کہ: ”ہندومذہب کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس کے پاس کوئی بنیادی عقیدہ نہیں ہے، اگر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے تو میں یہی کہوں گا کہ: ”ہندومذہب کا عقیدہ ہے کہ تعصب سے بالاتر ہوکر اچھے طریقے سے حق کو تلاش کیا جائے، اور رہی بات خالق کے وجود

اور عدم وجود کے اعتقاد کی تو یہ دونوں برابر ہیں، اور ہندو مذہب کے کسی بھی شخص کے لئے خالق پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے، پس وہ ہندو ہے چاہے ایمان لائے یا نہ لائے“۔

نیز ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ: ”ہندو مذہب کی خوش نصیبی میں سے ہے کہ وہ ہر عقیدہ سے دور ہے، لیکن یہ دیگر ادیان کے اساسی جوہر اور تمام بنیادی عقائد کو محیط ہے۔

"ا۔ھ (دیکھیں: کتاب "ہندو دھرم" بحوالہ کتاب ڈاکٹرا عظمی "دراسات فی الیھودیہ والمسیحیہ وادیان الہند" ص:۵۲۹۔۵۳۰)۔

مزید جانکاری کے لئے سوال نمبر (۱۲۶۴۷۲) کے جواب کی طرف رجوع کرو۔

لہذا تم اسے اسلام کا مطالعہ کرنے، اس کے محاسن وفضائل کے بارے میں غور کرنے،اور تمام ادیان پر اس کے امتیازات

تلاش کرنے کا محور کیوں نہیں بناتے، کیونکہ یہ تمام سابقہ ادیان کو منسوخ کرنے والا دین ہے،اور اسلام کے نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم اپنے سے قبل تمام نبیوں اور رسولوں کی بشارت ہیں۔

اور معاملہ نہایت ہی سنگین وخطرناک ہے،اس لئے کہ قرآن کریم راہِ نجات کواسلام کے راستہ دین توحید میں محصور کرتا ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾[آل عمران:85)

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا“۔

(مزید)فائدہ کے لئے سوال نمبر (۱۷۵۳۳۹)

کے جواب کی طرف رجوع کرو۔

واللہ اعلم۔

سائٹ اسلام سوال وجواب

(محتاج دُعا:abufaisalzia@yahoo.com)